حیدرآباد ایجوکیشنل کانفرنس

(انجمن ترقی تعلیم)

# خطبۂ مجلس استقبالی

جناب مولوی سید بدرالدین حسین صاحب بی اے، ایچ سی ایس

صوبہ دار ورنگل، و صدر مجلس استقبالی

(جو)

بتاریخ ۲۱ ماہ اسفندار سنہ ۱۳۵۰ف تیرویں سالانہ اجلاس کانفرنس

(میں)

بمقام محبوب باغ ورنگل پڑھا گیا

# معزز خواتین و حضرات!

میرا یہ نہایت خوشگوار فریضہ ہے کہ میں آپ سب حضرات کا جو ملک کے مختلف حصوں سے تعلیم جیسے اہم اور مفید مقصد کی پیش رفت کے اعلیٰ ارادے لیکر یہاں تشریف فرما ہوئے ہیں۔ ورنگل کی پبلک کے جمیع طبقات کی طرف سے خیر مقدم کروں۔ میں اور مجلس استقبالیہ کے جملہ ارکان حیدرآباد ایجوکیشنل کانفرنس کی مجلس عاملہ کے خاص طور پر ممنون ہیں کہ اس نے ہماری دعوت کو قبول فرمایا اور اس سال کانفرنس کا اجلاس ورنگل میں منعقد کرکے ہمیں بھی اس مفید کام میں جو توسیع و ترقی تعلیم کی صورت میں یہ کانفرنس انجام دے رہی ہے شرکت کا موقع عطا فرمایا۔

حضرات! ورنگل ریاست ابدمدت حیدرآباد کی بہت ہی قدیم بستی ہے، زمانہ قدیم کی کئی یادگاریں آج بھی یہاں باقی ہیں جو

اُسکی گزشتہ عظمت اور عہد قدیم میں اُس کی اہمیت کو یاد دلاتی ہیں۔
کیا بلحاظ تاریخی قدامت اور کیا بلحاظ جدید شہری ترقیوں کے یہ شہر
حیدرآباد کے شہروں میں خاص امتیاز رکھتا ہے۔ قدیم راجگان ورنگل
اور قطب شاہی فرمانرواؤں کے عہد میں اس کو جو عظمت و شہرت
حاصل تھی اُس سے قطع نظر مبارک دورِ عثمانی میں اعلیٰحضرت خلد اللہ ملکہٗ
کی توجہات سے اسکی رفتار ترقی بہت تیز ہوگئی ہے اور تعلیمی اعتبار سے
بھی یہ کسی طرح پیچھے نہیں ہے۔ مجھے امید ہے کہ آپ اس تاریخی اور
ترقی پذیر شہر کی سیر سے لطف اندوز اور ضرور خوش ہوں گے۔

تعلیم عامہ کا مسئلہ وقت کے اہم ترین مسائل سے ہے۔ اس کی اہمیت
اور نزاکت روز بروز بڑھتی جارہی ہے، قوم کا مستقبل اور مختلف مفید تحریکات
کی کامیابی تعلیمی ترقی کے ساتھ وابستہ ہے۔ صحیح اور صحت بخش تعلیم ہی
ہمارے مستقبل کو شاندار بنا سکتی ہے اور اس کی طرف سے خواہ وہ کسی طبقے
یا جماعت کے لئے کیوں نہ ہو غفلت و بے پروائی کسی طرح روا نہیں رکھی
جاسکتی۔ اس اہم مقصد کو آگے بڑھانے اور عامۃ الناس میں تعلیم کا شوق
پیدا کرنے میں حیدرآباد ایجوکیشنل کانفرنس گزشتہ ربع صدی (تقریباً
پچیس سال) سے ساعی ہے اور ملک کے حالات و روایات کے مطابق

تعلیمی ترقی کی مفید تحریکات اور مستحق اور ہونہار طلبہ کی مالی امداد کے ذریعہ اس کانفرنس نے جو گراں قدر خدمات انجام دی ہیں وہ ناقابل فراموش ہیں۔ ملک کا یہی ایک ایسا تعلیمی ادارہ ہے جو ملک کے مختلف طبقات اور مختلف مذہب وملت کے ان تمام افراد کے لئے باہمی تبادلۂ خیالات کا پلاٹ فارم رہا ہے جو تعلیم سے دلچسپی رکھتے ہیں۔ اس کانفرنس نے کتنے ہی طالب علموں کو وظائف دے کر اعلیٰ تعلیم دلائی ہے جو آج ملک کے لئے باعثِ فخر ومباہات ہیں اور کتنے طالب علم آج بھی اس کی امداد کی وجہ دولت علم سے بہرہ اندوز ہو رہے ہیں۔ جیسا کہ میں نے ابھی عرض کیا ہے یہ ایک پبلک اور خالص تعلیمی ادارہ ہے۔ اس میں ملک کے تمام طبقات اور فرقوں کے لوگ شریک ہیں عہدہ داران وملازمین سرکاری بھی جنھیں تعلیم سے دلچسپی ہے اس کے رکن ہیں۔ وکلا، اور تجارت پیشہ افراد بھی اس کے معاون ہیں بعض حلقوں میں محض اس بنا پر کہ اس میں ملازمین سرکار کی ایک تعداد شریک ہے اور اس کے کارکن بھی طبقہ ملازمین سرکار سے ہیں۔ یہ غلط فہمی ہو رہی ہے کہ یہ کانفرنس ایک سرکاری یا نیم سرکاری ادارہ ہے لیکن آپ حضرات اس سے بخوبی واقف ہیں جو عہدہ دار یا ملازمین سرکاری اس کانفرنس

میں حصہ لیتے رہے ہیں وہ اپنی خانگی حیثیت سے اور محض ایک شہری اور تعلیم عامہ سے دلچسپی رکھنے والے کی حیثیت سے ہے۔

ف۔ ملازمین سرکار کا عنصر غالب رہنے کی ایک بڑی وجہ یہ بھی ہے کہ جس زمانہ میں اِس کانفرنس کی ابتداء ہوئی اس ملک کا تعلیم یافتہ اور تعلیم سے دلچسپی رکھنے والا گروہ زیادہ تر سرکاری ملازمت کے دائرہ میں ہی پایا جاتا تھا۔ اب جب کہ تعلیم کی ترقی ہونی لگی ہے تو دایرہ ملازمت کے باہر بھی تعلیم یافتہ حضرات کی کمی نہیں رہی۔ اب وقت آگیا ہے کہ اِس کانفرنس کے کاروبار میں سرکاری ملازمین کے علاوہ دیگر حضرات جیسے جاگیردار، اور معاش دار و کلاء وغیرہ بھی کافی طور پر حصہ لیں اور اس کانفرنس کے اغراض و مقاصد کو اور زیادہ کامیاب بنائیں۔

کارکنان کانفرنس کی یہ کوشش بھی ہر طرح سزاوار ستایش ہے کہ اب تک اُنھوں نے اس کانفرنس کے پلاٹ فارم کو خالص تعلیمی امور تک محدود رکھا اور اس کو غیر تعلیمی مباحث کا اکھاڑا بنے نہیں دیا گوناگوں تعلیمی مسائل پر سنجیدہ غور و بحث اور ملک کی ضروریات تعلیمی کی تحقیق و تکمیل ہی اس کا ہمیشہ مطمح نظر رہا ہے اور کبھی اس نے

اس شاہ راہ کو نہیں چھوڑا۔

سرکار عالی کی معارف پروری اور فیاضانہ تعلیمی پالیسی کے باوصف ہمارا ملک برطانوی ہند کے صوبوں اور ہندوستان کی بعض ترقی یافتہ ریاستوں مثلاً میسور، ٹراونکور، کوچین وغیرہ کے مقابلہ میں بہت پیچھے ہے اگرچہ ہمارے معارف پرور بادشاہ ذیجاہ اعلیٰحضرت سلطان العلوم نے ابتدائی تعلیم بالکل مفت اور عام فرمادی ہے اور حال ہی میں اُس کی توسیع کے لئے نہایت وافر رقم منظور فرمائی ہے اور ملک کے ایک ایک گوشے میں ابتدائی مدرسے کھول دئے ہیں اور کھولے جارہے ہیں۔ ثانوی تعلیم میں روز بہ روز ترقی ہورہی ہے اعلیٰ تعلیم کے لئے جامعہ عثمانیہ جیسی بے نظیر و بے مثال یونیورسٹی بھی قائم فرمادی ہے اور یہ سب کچھ محض سرکار عالی کی تعلیمی فیاضی کا نتیجہ ہے۔ لیکن مثل دیگر ترقی یافتہ ممالک کے پبلک اس خصوص میں وہ حصہ نہیں لے رہی ہے جو اس کو لینا چاہئے۔

ہم دیکھتے ہیں کہ ہندوستان کے مختلف حصوں میں کتنے یونیورسٹی مدارس ثانوی اور کالج محض پبلک کی امداد سے قائم ہیں۔ ترقی یافتہ ممالک میں ابتدائی تعلیم حکومت کے ذمہ سمجھی جاتی ہے اور ثانوی اور

اعلیٰ تعلیم کا بوجھ بہت بڑی حد تک پبلک برداشت کرتی ہے لیکن حیدرآباد میں یہ سب بوجھ سرکار عالی ہی برداشت کر رہی ہے ضرورت ہے کہ پبلک آگے بڑھے اور ملک کی روز افزوں تعلیمی ترقی اور توسیع کے مدنظر ثانوی اور اعلیٰ تعلیم کی اشاعت میں حکومت کا ہاتھ بٹائے تاکہ سرکار ابتدائی تعلیم کو مفت اور جبری کرنے کے طرف اپنی توجہ معطوف کر سکے۔ پیچ اقوام اور لڑکیوں کی تعلیم کا معقول انتظام کر سکے اور اساتذہ کے تنخواہوں کے اسکیل پر نظر ثانی کر سکے تاکہ اساتذہ اطمینان قلب سے اپنے فرائض کو باحسن الوجوہ انجام دے سکیں۔

آپ حضرات اپنے اس اجتماع میں مختلف تعلیمی مسائل اور اشاعت علم کے مختلف وسائل پر غور فرمائیں گے۔ اور ماہرین تعلیم اور مبصرین کی تقاریر سماعت فرمائیں گے۔ اس لئے میں ان مباحث کو چھیڑے بغیر خلوص دل سے آپ حضرات کا دلی خیر مقدم کرتے ہوئے شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے شرکت کی زحمت گوارہ فرما کر ہمیں ممنون فرمایا ہے اور امید کرتا ہوں کہ کوتاہیوں کو کچھ ہوں تو نظر انداز فرمائیں گے۔

مجلس انتظامی نے اس اجلاس کانفرنس کی صدارت کے لئے عالیجناب نواب کمال یار جنگ بہادر بالقابہ کا انتخاب فرمایا ہے۔

جناب نواب صاحب ممدوح ہمارے ملک کے امرائے عظام میں ایک ایسی امارت کے حامل ہیں جس نے عہد حضرت عالمگیر خلد مکان سے اب تک دکن میں حکومت کے بلند ترین خدمات جلیلہ انجام دئے ہیں، نواب صاحب خود اپنی ذات میں اعلیٰ ترین خوبیاں رکھتے ہیں، علی گڑھ کالج میں یونیورسٹی کی اعلیٰ تعلیم حاصل کی ہے اور نہ صرف اس ملک میں بلکہ برٹش انڈیا میں سرکاری اور قومی خدمات کے لئے نمایاں امتیاز حاصل کیا ہے اور خود اُس ملک میں بھی اُن کے لئے شاندار مستقبل اور عظمت نظر آرہی ہے۔ جناب ممدوح کو صوبہ ورنگل سے یہ خصوصیت خاص ہے کہ جناب ممدوح کی جاگیرات کا بڑا حصہ بھی اس صوبہ میں واقع ہے اور قبل ازیں امداد قحط زدگان میں نمایاں کام جناب نواب صاحب کی اسٹیٹ کی جانب سے انجام دلایا گیا۔ امید ہے کہ اس صدارت سے اجلاس کانفرنس کو بہترین کامیابی حاصل ہوگی۔ اور کانفرنس کی سابقہ شہرت اور کام کا سلسلہ جو اضلاع میں پہلے قایم ہو چکا تھا پھر قائم ہو جائے گا۔

میں جناب نواب صاحب ممدوح سے آپ سب کی جانب سے یہ استدعا کرتا ہوں کہ کرسیٔ صدارت کو زینت دیں اور اجلاس

کانفرنس کے کام کو شروع فرمائیں ۔

اب میں یہ دُعا کرتا ہوں اور ملتمس ہوں کہ آپ حضرات بھی اس میں میرے ساتھ شریک ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے علم پرور اور معارف نواز بادشاہِ ذیجاہ سُلطان العلوم خلد اللہ ملکہ و سلطنتہٗ اور شاہزادگان بلند اقبال اور شہزادیاں فرخندہ فال کے عمر و اقبال میں ترقی عطا فرمائے ۔ آمین ثم آمین

**سید بدر الدین**

صوبیدار ورنگل

صدر مجلس استقبالیہ

مطبوعہ

مکتبہ ابراہیمیہ مشین پریس حیدرآباد